بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳ — فون ۴۹۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۱۴ امان ۱۳۵۸ہش ۱۴ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کو برکت دی جاتی ہے

وہ شخص بڑا ہی نادان ہے جو چندوں کو اپنے لئے بوجھ تصوّر کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ (البقرۃ: ۲۷۳)

ترجمہ:- اور جو اچھا مال بھی تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرو حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو سو اس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا (واپس کر) دیا جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔

ترجمہ:- سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنّت سے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر (چندے) لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پرواہ ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دُنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اُٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں وہ اس بناء پر جو کچھ بھی خدمتِ دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلاءِ کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اُٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم صالح الشیبی صاحب نے انڈونیشیا سے اطلاع بھجوائی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت سے درد مندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(نائب وکیل التبشیر)

امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے

ضروری گذارش

امراء کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ازراہِ کرم

۱- چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جایا کریں۔

۲- مجلس مشاورت تک وصول ہونے والی رقوم مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے ہوئے ہمراہ لیتے آئیں اور داخل خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ
۱۴ امان ۱۳۴۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کا ایک درخشندہ ثبوت

اللہ تعالیٰ کی یہ ایک قدیم سنّت ہے کہ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور اسی طرح وہ مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ
(الانعام آیت ۹۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہ مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔

اس کی مثالیں اپنے گردوپیش ہر لحظہ اور ہر آن لوگوں کے مشاہدہ میں آ رہی ہوتی ہیں لیکن وہ بالعموم ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اس کی سب سے نمایاں اور واضح مثالیں مامورین الٰہی کی بعثت کے وقت منصۂ شہود پر آتی ہیں۔ ان کی بعثت کے نتیجہ میں وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہوتے ہیں باہر آ جاتے ہیں اور جو زندگی کے خواہاں ہوتے ہیں انہیں موت کے پنجہ سے رہائی نصیب ہوتی ہے۔ لوگوں کا مامورین الٰہی پر ایمان لا کر اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنا یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کی ابدی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ عجب و پندار اور مشیخت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جنہیں اپنی ظاہری دینداری پر بڑا ناز ہوتا ہے وہ مامورین الٰہی کا انکار کر کے اپنے روحانی لحاظ سے مُردہ ہونے پر خود اپنے فعل سے مُہرِ تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔ اس طرح دنیا پر مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ میں بیان کردہ صداقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کے جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ان میں سے اپنی نوعیت کے لحاظ سے دو واقعات بہت ہی اہم یادگار ہیں۔ فی الوقت ان میں سے ایک واقعہ پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو لاجواب اور عاجز کرنے کے لئے اپنے ملک کے نامور اور مانے ہوئے دانشوروں کو ان سے بحث کرنے کی غرض سے جمع کیا اور انہیں حضرت موسیٰؑ پر غالب آنے کی صورت میں بڑے اعزاز و اکرام اور انعام کا لالچ دیا لیکن جب بحثوں کے مانے ہوئے چوٹی کے دانشور حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے تو وہ فوراً بول اُٹھے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ۝ (الاعراف آیات ۱۲۲، ۱۲۳) یعنی یہ کہ ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔ اس پر فرعون بہت غضبناک ہوا اور اس نے کہا:۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۲۵)

ترجمہ: میں تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پیروں کو (اپنی خلاف ورزی کی وجہ سے) کاٹ دوں گا پھر تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔

ایسے ظالم اور صاحبِ جبروت بادشاہ کے روبرو انہوں نے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کا اپنے عمل سے ایسا درخشندہ ثبوت دیا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا اپنی آخری کامل اور دائمی شریعت میں ذکر کر کے ان کے اس عمل کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ انہوں نے فرعون کے غصہ اور ہولناک سزا کی دھمکی کا ذرا بھی تو اثر قبول نہ کیا اور بے خوف ہو کر بڑی دلیری سے کہا:۔

اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ (الاعراف آیات ۱۲۶، ۱۲۷)

ترجمہ:۔ (جو تیرا جی چاہے کر) ہم تو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور تو ہم پر صرف اس بات پر بگڑا ہے کہ ہم اپنے رب کے نشانوں پر جب وہ ہمارے پاس آئے ایمان لے آئے ہیں (اور ہم دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

ان کے اس جواب اور اس کے آخر میں ان کی اس دعا سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ایمان لانے کے بعد حق کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس طرح انہوں نے اپنے عمل سے دنیا پر نہایت اہم بالشان طریق پر آشکار کر دکھایا کہ:۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ

الغرض یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ ایک ابدی صداقت ہے جس کا نہایت درخشندہ عملی ثبوت ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں منصۂ شہود پر آتا چلا گیا اور اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کے نہایت اہم بالشان عملی ثبوت دنیا کو دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو آشکار فرمایا ہے۔

موت علی الاسلام نصیب ہونے کا طریق!

ہر روز اپنا محاسبہ کرو اور اللہ سے اپنا معاملہ صاف رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنوری ۱۹۰۳ء میں ایک خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں پھر کہتا ہوں کہ ملتِ ابراہیم بڑی عجیب راحت بخش چیز ہے۔ وہ ملت وہ سیرت کیا ہے؟ اَسْلِمْ۔ فرمانبردار ہو کر چلو۔ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

پھر اس ملت اور سیرت کو چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شفا بخش، رحمت اور نور پایا تھا اس لئے نہ صرف اپنے ہی لئے اسی کو پسند کیا بلکہ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ الآیۃ۔ اسی سیرت اور ملت کی ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کی۔ ایک دانا انسان اولاد کے لئے کوئی ضرر رساں چیز نہیں چاہتا۔ مکانوں میں ان کے لئے مضبوطی، خوبصورتی اور دیگر لوازم کو کیسی سعی کرتا ہے اور کیوں؟ اولاد کی بہتری کے خیال سے۔ یہ انسانی فطرت میں ہے کہ وہ اولاد کی بہتری چاہتا ہے۔ پھر ابراہیمؑ جیسا اولوالعزم انسان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِیْ وَفّٰی، اس نے اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کی ہو گی؟ اور وہ خواہش اس وصیتِ ابراہیمیؑ سے ملتی ہے اور اس دعا سے اس کا پتہ ملتا ہے جو انہوں نے کی رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (الآیۃ) اس وصیت پر غور کر کے ہمیں اندازہ کرنا چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کرتے اور کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ الغرض یہی باتیں تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہونا اور اس کے احکام پر کاربند ہونا، اسی کی وصیت اپنی اولاد کو کی۔ اور اس کے پوتے کے بیٹے کریم ابن کریم یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ کی بھی یہی ملت تھی۔ اب تم سب اپنے اندر ہی اندر سوچو کہ کیا خواہش اور ارادے ہیں۔ میں نے ایک شخص کو کہا کہ قرآن پڑھا کرو۔ اس نے کہا کہ میری شان کے موافق کوئی قرآن مجھے دیدو۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ کیوں اس نے قرآن پر خرچ کرنے سے مضائقہ کیا۔ علی العموم لوگ یہی چاہتے ہیں کہ قرآن مفت مل جاوے اور اخراجات میں خواہ کس قدر بھی روپیہ خرچ کریں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں۔ دیکھو ہمارے امام کو الہام ہو چکا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ سورج کے ہوتے سورج کے وجود پر۔ وہ کہتا ہے کہ جن کی خواہش اور محبت قرآن کریم سے نہ ہو گی ان کی اولاد گندہ، خراب و خستہ ہو گی۔ ......

انسان کو موت کا وقت معلوم نہیں اور پتہ نہیں اس وقت حواس درست ہوں یا نہ ہوں اور پھر یہ امر اختیاری نہیں۔ ... ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے ... موت علی الاسلام اس طرح نصیب ہو سکتی ہے کہ انسان ہر روز محاسبہ کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف کرے۔"

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے جلسہ سالانہ کے امتیازی پہلو

مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ

(۲)

نہم —

اسلام نے عبادات بجا لانے کی بابت تفصیلی ہدایات دی ہیں اور پھر اجتماعی عبادات پر زیادہ زور دیا ہے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اس اعتبار سے غیر معمولی امتیاز کا حامل ہے کہ اس موقعہ پر انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی عبادات پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ہر احمدی بالعموم تہجد کی نماز کا بفضلہ تعالیٰ پابند ہوتا ہی ہے لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور دیگر محلوں کی مساجد جن کی تعداد تیس کے قریب ہے ان سب میں تہجد اور نوافل کی ادائیگی کے لئے لوگوں کا تانتا نظر آئے گا۔

پھر مسجد مبارک میں باجماعت تہجد کا سماں خاص رنگ رکھتا ہے۔ اور سردی کی شدت کے باوجود لوگ شہر کے دور دراز حلقوں سے اس باجماعت تہجد کی نماز کے لئے کشاں کشاں آتے ہیں مسجد کا وسیع مسقف حصہ کفایت نہیں کرتا تو نمازیوں کے لئے بہت کشادہ اور عالیشان صحن میں سائبان نصب کر دیئے جاتے ہیں تاکہ کسی حد تک سردی سے بچاؤ ہو سکے۔ جب یہ انتظام بھی ناکافی ہو جاتا ہے تو ذوقِ عبادت سے سرشار عاجز بندے مسجد سے ملحقہ جگہوں میں کھلے آسمان کے نیچے سردی کی شدت سے بے نیاز ہو کر سرِ نیاز آستانہ الٰہی پر ڈال دیتے ہیں یہ منظر اس قدر روحوں کو گرمانے والا ہوتا ہے کہ اس وقت سردی کا احساس تک مٹ جاتا ہے۔

پھر فرمانِ نبوی کے مطابق عبادت کا نچوڑ دعا ہے اور دعا کی حلاوت سے جس قدر ایک احمدی کو ربّ عباد کی طرف سے نوازا گیا ہے اس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور طبقہ میں نظر نہیں آتا۔ دعاؤں کی قبولیت کے ضمن میں حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں کہیں پڑھا تھا کہ مریض، مسافر اور وہ شخص جو ہر طرح سے لاچار اور مجبور محض بنا دیا گیا ہو۔ تو ایسے لوگوں کی فریاد اور دعا کو اللہ تعالیٰ جو بہت ہی رحیم و کریم اور ارحم الراحمین ہستی ہے کبھی رد نہیں کرتا۔ اور جب ایسے ہی ہزاروں ہزار لوگ لمبے سفر کے لئے دور دراز مقامات اور بلاد و ممالک سے اپنے گھر بار، کام کاج اور کاروبار کو خیرباد کہہ کر غریب الوطنی کا جامہ پہن لیتے ہیں تو مسافروں کی دعاؤں پر مامور فرشتے قبولیت کے در کھول کر بیٹھ جاتے ہیں پھر یہی ہزاروں ہزار جب طویل اور کٹھن سفر میں ظلم و ستم کے عادی لوگوں کے ہاتھوں ہر جائز سہولت سے محروم اور ہر ممکن قسم کی حقارت اور نفرت کا شکار ہو کر ہر پہلو سے مقہور و مجبور بنا دیئے جاتے ہیں تو لاچار و مجبور بندوں کی فریادوں کو بارگاہ ایزدی میں پہنچانے والے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔ اور ہر قدم اور ہر گام پر صبر و استقامت اور شکر و اطمینان کی دولتیں ان پر نچھاور کرتے ہیں۔ جس سے سفر کی تمام صعوبتیں راحتوں میں بدل جاتی ہیں اور حقارت و نفرت کی فضاؤں کو تو اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے یہ عاجز بندے ٹولیاں گروہوں اور قافلوں کی صورت میں افتاں و خیزاں منزل مراد کی جانب رواں دواں جب ربوہ کی بابرکت بستی میں قدم رکھتے ہیں تو عالم تصور میں ایک بہت بڑا بورڈ انہیں آویزاں نظر آتا ہے۔ جس پر یہ عبارت کندہ ہے کہ

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ

اور پھر ربوہ کے گلی کوچوں میں ہر جگہ یہ میٹھی اور پیار بھری آواز کانوں میں پڑتی ہے کہ

"امن است در مقام محبت سرائے ما"

اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ "ربوہ" تو ابد الآباد سے ہی دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کا ملجا و ماویٰ رہا ہے۔ وہ دکھی اور مصیبت زدہ خواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مقدس والدہ ہوں یا حضرت مسیح ثانی علیہ السلام کے نام لیوا اور ان کے جاں نثار۔ ایسے ہزاروں ہزار جاں نثار مسافر بھی بن چکے۔ مضطر اور مجبور بھی بنا دیئے گئے۔ اس بستی میں قدم رکھ چکے جو خدائی فرشتوں میں اس کے چنیدہ بندوں کی بستی ہے۔ دن بھر کی تھکاوٹ اور رات کے آرام و راحت کو نظر انداز کر کے ایک دو یا چند نفوس نہیں بلکہ ہزاروں ہزار ہا کی تعداد میں تہجد کی نماز میں شامل ہو کر جب آستانہ الٰہی پر گر پڑتے ہیں اور اپنی خشوع و خضوع سے لبریز دعاؤں، گریہ و زاری سے بھری فریادوں، کائنات میں لرزہ پیدا کر دینے والی آہوں اور چیخوں کے ساتھ عرش بریں سے رحم اور رحمت کے طالب ہوتے ہیں۔ تو وہ غفور الرحیم ذات جس نے اپنے رحم کا معمولی سا حصہ ماں کے دل میں ڈال دیا۔ تاکہ دنیا کو اس کی وسیع رحمتوں کا ادنےٰ سا نمونہ دکھا دے وہ ارحم الراحمین خدا فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں اور میرے درمیان سے تمام پردے اٹھا دو سب حجاب دور کر دو حتی کہ تم خود بھی راہ سے ہٹ جاؤ کہ میں اپنی محبت میں فنا اپنے عشاق کو سینے سے لگا لوں۔ دکھی دلوں کو راحت دوں۔ بے قرار لوگوں کو دولتِ تسکین دوں۔ محروموں کی مرادیں عطا کروں۔ ٹھکرائے اور راندے ہوئے میری آغوش میں آئیں۔ میری راہوں میں مارے اور ستائے ہوئے میری بانہوں میں آ جائیں کہ ان کی آہوں کا مداوا ہو اور پھر اس طرح ربّ العباد عرش سے نزول فرما ہوتا ہے کہ گویا وہ مطلوب نہیں طالب ہے۔ اور ہر دل کی لوح پر یہ بشارت کندہ ہو جاتی ہے کہ

لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

یعنی کوئی خوف اور حزن تمہیں پریشان نہ کرے۔ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کی بشارت پاؤ ہم زمین و آسمان کے مالک تمہارے دوست و مددگار ہیں اسی دنیا میں ہی نہیں اگلی زندگی میں بھی ہمارا تمہارا ساتھ ہوگا۔ یہی اس جلسہ سالانہ کا مقصد وحید ہے۔ اور یہی بشارتیں ایک احمدی کی روح کی غذا اور اس کے ایمان کی جان ہیں جو اسے جلسہ سالانہ کے بابرکت موقعہ پر عرش بریں سے براہ راست موصول ہوتی ہیں بھلا ایسے روح پرور وصف اور امتیاز کا دنیا کے کسی اور جلسہ میں نشان کہاں ملے گا؟

دہم —

کوئی برات اگر دولہے کے بغیر متصور نہیں ہو سکتی۔ تو کوئی اجتماع بھی ایک مرکزی شخصیت کے بغیر ممکن نہیں جس کی مقناطیسی تاثیر حاضرین کو پروانوں کی صورت شمع کے گرد جمع کر دیں۔ اس اعتبار سے دنیا بھر میں جلسہ سالانہ کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ کہ یہاں ایک ایسی ہستی ہے جو اس وقت خدا کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے۔ ایک ایسا پیارا اور محبوب انسان ہے کہ جس میں روئے زمین پر بسنے والے ایک کروڑ احمدیوں کی جان ہے۔ ایک ایسا سراپا مجسمۂ احسان ہے کہ جس پر ہر احمدی دل و جان سے قربان ہے۔ جس کی ایک مسکراہٹ میں وہ تریاقی قوت ہے کہ سالہا سال کے رنج و آلام کا نشان تک مٹا دے۔ جس کی نظر شفقت میں وہ پیار اور جاذبیت ہے کہ ماؤں کا پیار تک بھلا دے۔ جس کے ایک میٹھے بول میں وہ تاثیر اور جادو ہے کہ بجھے دل اور مردہ روح کو نئی حیات دے۔ ایسے وجود تک رسائی کے لئے کون نہیں تڑپتا اور اس کی دید کے شوق میں کونسا دل نہیں دھڑکتا۔ وہ جب لاکھوں کے مجمع سے خطاب کرتا ہے تو مجمع کا ہر فرد یوں ہمہ تن گوش ہوتا ہے کہ اسے اپنے دائیں بائیں تک کی خبر نہیں ہوتی۔ اس کی دل و جان میں سرایت کر جانے والی آواز کے سامنے لاکھوں کا مجمع ایک بے جان بت ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگ جسم و جان کو ہی اس کے قدموں میں نہیں ڈال دیتے بلکہ جذبات بھی اس کی گرفت میں دے دیتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو ان کا اظہار ہو۔ اور یوں بے خودی کے عالم میں زبانوں پر آتے ہوئے نعرے تک اس کا اشارہ پاتے ہی حلقوں میں اٹک کر رہ جاتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ اطاعت امام تو اسی کا نام ہے مگر اطاعت سے بھی اوپر محبت کا مقام ہے۔ جہاں امام و ماموم کی روح متحد اور خواہش یکساں ہو جاتی ہے۔ جب امام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجمع کی زبان بن کر خود نعرہ زن ہو جاتا ہے۔ اور فرش سے عرش تک، توحید باری اور مدح رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداؤں کے ساتھ فضا معمور اور معطر ہو جاتی ہے اور جلسہ اپنے انتہائی عروج کو پہنچ جاتا ہے۔ مگر شمع خلافت کے پروانے اس دربار عام سے تسکین نہیں پاتے تو دربار خاص کی تمنا کرتے ہیں۔ جہاں فرداً فرداً ہر شخص اپنے محبوب امام کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کر سکے۔ دربار خلافت سے اس کا اہتمام بھی نہایت فیاضی سے کیا جاتا ہے۔ ہر شخص کو اپنی جماعت اور علاقہ کے لوگوں کے ہمراہ موقعہ عطا ہو جاتا ہے کہ جان سے زیادہ محبوب آقا کی زیارت کرے۔ اور مصافحہ اور دست بوسی سے مشام جان کو معطر کرے۔ اپنا کوئی مدعا ہو تو وقت کی رعایت کے ساتھ بیان کرے۔ اور یہ سلسلہ گھنٹوں نہیں پہروں جاری رہتا ہے۔ تاکہ کوئی پروانہ شمع کی دید سے محروم نہ جائے۔

بھلا ایسی جگہ جہاں خدائے قادر و توانا نے شمع خلافت جلائی ہو جہاں اسلامی اخوت و محبت کی دنیا بسائی ہو۔ جہاں عرفان و ایمان کی گھٹا ہر دم چھائی ہو۔ جہاں ساقی نے شراب طہور کی محفل رچائی ہو جہاں جاں نثاران دین محمدی نے بزم سجائی ہو۔ جہاں سیاہ، سرخ و سفید ہر ایک بھائی بھائی ہو وہاں اگر مخلوقِ خدا بے خودی میں امڈ آئی اور رحمت خداوندی اپنی وسعتوں کے ساتھ اتر آئی ہو تو اس میں تعجب کس بات پر؟ یہ تو مقام شکر اور مقام فخر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کو ہر رنگ اور ہر پہلو سے ممتاز و یکتا بنا دیا۔ والحمد للہ رب العالمین

الحاج محمد علی فیضی مرحوم کی یادیں

مکرم محمد جمیل صاحب فیضی شورہ کوٹھی گلبرگ لاہور

میرے والد محترم الحاج محمد علی فیضی مرحوم جن کی وفات ۱۹-۲-۷۹ء کو ٹیکسلا میں ہوئی۔ غالباً ۱۹۰۰ء کو بٹالہ ضلع گورداسپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں آپ کی ماموں کی لڑکی سے ہوئی شادی کے وقت ہماری والدہ احمدی تھیں اور والد صاحب نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ہماری والدہ محترمہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں شادی کے چند ماہ بعد ۱۹۲۶ء میں آپ بھی احمدیت کی قبولیت کے شرف سے مشرف ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد گھر والوں کی طرف سے بہت تنگ کیا گیا۔ اور آپ مجبوراً اپنے ننھیال فیض اللہ چک آ گئے۔ جہاں قیام پاکستان تک آپ مقیم رہے۔

آپ شروع میں ہاتھ دیکھنے کا کام کیا کرتے تھے۔ اس واسطے جماعت میں آپ نجومی کے لقب سے معروف تھے۔ بعد میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور جن سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے کی خواہش کی تعمیل میں آپ نے نجومی کا لقب ترک کر دیا۔ محترم چوہدری صاحب نے آپ کا لقب فیضی تجویز کیا۔ جو بعد میں آپ کے نام کا ایک حصہ ہو گیا۔ محترم چوہدری صاحب نے اس نام کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حضور بھی کیا۔ حضور نے اسے پسند فرمایا۔ آپ کے علم نجوم کی مہارت کے سلسلہ میں ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک مجلس علم و عرفان میں مسجد مبارک قادیان میں فرمایا اور جو ۲۹ مئی ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع شدہ موجود ہے۔ بعد میں آپ نے ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو لاہور میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیر روحانی کی تقریر میں اس کا ذکر فرمایا۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں۔

میرے پاس ایک دفعہ ایک احمدی نجومی آیا اور اس نے کہا میں آپ کو کچھ کرتب دکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا میں اسکو سمجھتا تو لغو ہی ہوں مگر تمہاری خواہش ہے تو دکھا دو۔ اس نے کہا میں نے یہ بات آپ سے اس لئے کہی ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے یہ فخر حاصل ہو جائے کہ میں نے آپ کے سامنے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ آپ اپنے دل میں کوئی فارسی شعر رکھیں۔ میں نے فارسی نہیں پڑھی کیونکہ ہمارے استاد یہ سمجھتے تھے کہ فارسی کی تعلیم سے عربی کو نقصان پہنچتا ہے۔ گو مثنوی رومی وغیرہ تو میں نے پڑھی ہیں مگر فارسی کی باقاعدہ تعلیم میں نے حاصل نہیں کی اور ایسے آدمی کو عموماً معروف شعر ہی یاد ہوتے ہیں۔ بہرحال میں نے اپنے دل میں سوچا کہ

کریما ببخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

اس نے ایک کاغذ میرے سامنے رکھ دیا جس میں یہی شعر لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے بعد اس نے کہا آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ اپنے دل میں سوچیں۔ میں نے سات کا ہندسہ سوچا۔ اور اس نے ایک کاغذ اٹھا کر مجھے دکھایا جس پر لکھا تھا کہ آپ سات کا ہندسہ سوچیں گے۔ پھر کہنے لگا کہ آپ اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھائیں آپ کے دائیں طرف ایک مسہ ہے۔ میں نے کرتہ اٹھایا تو وہاں مسہ بھی موجود تھا میں نے کہا کہ تمہاری دو چالاکیاں تو مجھے معلوم ہو گئیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ کس طرح پتہ لگا لیا کہ میرے جسم کے دائیں طرف ایک مسہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری قوم اس فن میں مشہور ہے۔ اور اس نے بڑی کثرت سے انسانی جسموں کو دیکھا ہوا ہے۔ ایک لمبے مشاہدہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ۸۰ فیصدی لوگوں کی کمر کے دائیں طرف کوئی نہ کوئی مسہ موجود ہوتا ہے۔ اگر تین چار آدمیوں کو یہ بات بتائی جائے اور تین آدمیوں کے مسے نکل آئیں اور چوتھے کے نہ نکلے تو عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہو گی۔ وہ ہمارے علم پر شبہ نہیں کرتے۔ ان دنوں قادیان میں ایک اہلحدیث لیڈر آئے ہوئے تھے وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو اتفاقاً ان سے بھی اس بات کا ذکر آ گیا کہنے لگے ان لوگوں کو کوئی علم نہیں آتا محض اٹکل پچو ہوتے ہیں۔ لیکن میں بھی چاہتا ہوں کہ اس شخص کو دیکھوں وہ اب کی دفعہ آئے تو اسے میرے پاس ضرور بھجوا دیں وہ قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اتفاق سے دوسرے تیسرے دن پھر آ گیا۔ اور میں نے اسے اہلحدیث مولوی کے پاس بھجوا دیا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد وہ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یہ تو معجزہ ہے معجزہ اس نے جتنی باتیں بتائیں وہ ساری کی ساری صحیح نکلیں معلوم ہوتا ہے اسے غیب کا علم آتا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ کسی طرح یہ علم مجھے بھی سکھا دے۔ میں نے ہنس کر کہا تم تو اہلحدیث ہو اور جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو علم غیب حاصل نہیں۔ پھر یہ کیسی باتیں کرتے ہو۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ ایک دفعہ تو باتیں دریافت کر لیں۔ اب اسے کہو کہ وہ مجھ سے پھر وہ دو باتیں دریافت کر دیکھے۔ میں نے خود بھی اسے کہا مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوا۔

(سیر روحانی جلد ۲ صفحہ ۱۰)

حضورؓ نے آپ کے اس پیشہ کو ناپسند فرمایا چنانچہ اس کے بعد آپ نے گلی گلی پھر کر نسواری فروخت کرنے کا کام شروع کر دیا۔ ۱۹۶۳ء میں مجھے ملازمت ملی تو پھر آپ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ روزانہ شام کو آپ کی کوٹھی پر جاتے۔ اور پھر آپ کے ساتھ سیر کے لئے جاتے۔ جس دن والد صاحب وہاں نہ جاتے محترم چوہدری صاحب آکر یا کسی اور کے ذریعہ پتہ کرواتے کہ کہیں بیمار تو نہیں ہو گئے۔ بیعت کے بعد موت تک تہجد باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ بہت مقبول الدعا تھے۔ ۱۹۳۲ء میں رؤیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوئی ۱۹۷۶ء میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ حج کے دوران مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ میں نے حج کے دوران غلبہ اسلام، امام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، کارکنان و مبلغین اسلام کے لئے دعائیں کیں۔ آپ کی وفات پر محترم راجہ غالب احمد صاحب نے میرے نام ایک خط میں لکھا کہ گزشتہ سال نومبر میں فیضی صاحب میرے پاس آئے بہت خوش تھے پوچھنے پر بتایا آج تہجد کی نماز کے بعد یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے فَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ راجہ صاحب فرماتے ہیں میں نے انہیں مبارکباد دی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت نصیب ہو گی۔

آپ ٹیکسلا اپنے بیٹے کے پاس گئے ہوئے تھے ۱۹ فروری کو واپس آنا تھا مگر ۱۲ بجے سر میں درد شروع ہوا ہی تھی کہ ہچکی آئی۔ ڈاکٹر کو بلانے اور سورۃ یٰسین پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آئے اس وقت آخری سانس تھے۔ آپ [illegible] بجکر ۵۰ منٹ پر ۷۹ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۰ فروری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کرائی۔

بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں چار لڑکے تین لڑکیاں ۱۳ پوتے پوتیاں اور ۷ نواسے نواسیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن زندہ کتاب ہے

مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ازلی و ابدی کلام ہے۔ جس کا کچھ حصہ انبیاء سابقین کو ان کے ظرف و مرتبہ کے مطابق ملتا رہا۔ بالآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل کتاب نازل ہوئی اور اس نے گزشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ قرآن مجید کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی کمی ہے۔ مگر ہاں چشم بینا چاہیئے قرآن مجید تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اور یہ تمام حکمتوں کا جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔"

(المائدہ)

یعنی میں نے آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر انعام نعمت کر دیا ہے اور اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کیا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کے متعلق یہود نے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہماری کتاب میں نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے۔

اسلام چونکہ زندہ مذہب ہے اور زندہ مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی کتاب زندہ کتاب ہو۔ تو اگر کسوٹی پر ہم قرآن مجید کو پرکھیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن واقعی زندہ کتاب ہے اور یہ زندگی بخش جام ہے۔ جس کے پینے سے ہزاروں مردے زندہ ہو گئے۔ اور ہزاروں وحشی انسان بن گئے۔ پھر انسان سے باخدا انسان اور باخدا سے خدانما انسان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا۔"

(البقرہ)

یعنی جو تعلیم ہم منسوخ کرتے یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی تعلیم دیتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں جو صداقتیں دائمی تھیں وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئی ہیں:۔

"فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ"

(البینۃ)

اور دوسرا یہ کہ جو تعلیم منسوخ کی گئی ہے اس سے بہتر قرآن میں تعلیم دی گئی ہے جو ہر لحاظ سے مفید اور گوہر نایاب ہے۔ قرآن مجید تمام بھلائیوں کا مرقع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انواروں کا دریا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا"

قرآن مجید وہ بے مثل و بے نظیر کتاب ہے جس کی صداقتوں کو قیامت تک ہونے والی علمی تحقیقات و ترقیات جھٹلا نہیں سکتیں۔ بلکہ قیامت تک ہونے والی علمی ترقیات قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہیں۔ یہ سائنس اور دوسرے علوم جدید تابع قرآن ہیں۔ حرف بہ حرف خدا کا کلام ہے اس میں کوئی انسانی آمیزش نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اور فرمایا کہ:۔

"اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ۔"

(القیامۃ)

پھر فرمایا کہ قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ نہ لفظاً نہ معناً اور یہی وجہ ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی قرآن مجید کا کوئی نقطہ بھی نہیں بدلا۔ اور نہ بدل سکتا ہے۔ کیونکہ رب کریم خود اس کا محافظ ہے:۔

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝"

(الحجر)

یعنی ہم نے ہی اسے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس میں باطل کی آمیزش نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ فرمایا کہ:۔

"لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ۔"

(حٰمٓ السجدہ)

قرآن مجید طالبانِ ہدایت کے لئے عصائے موسیٰ ہے۔ قرآن خدا کا کلام ہے اس لئے اس کی تعلیم میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر یہ انسان کا بنایا ہوا کلام ہوتا تو اس میں اختلاف پایا جاتا۔ جس طرح سائنسی نظریات آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔"

(النساء)

کہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف ہوتا۔

اختلاف کا نہ پایا جانا اس پر واضح دلالت کرتا ہے کہ قرآن عظیم ہستی کا کلام ہے۔ پھر قرآن مجید کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ یہ بے مثل و مانند ہے فرمایا کہ:۔

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا"

(بنی اسرائیل)

چنانچہ تمام ادباء و فصحاء عرب اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کتاب جیسی پر معرفت کتاب کی مثل پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

"وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝"

(البقرہ)

کہ اگر تمہیں اس بارہ میں شک ہو کہ یہ خدا کا کلام نہیں تو اس جیسی ایک سورۃ تو لا کر دکھاؤ اور اس کے بعد یہ چیلنج بھی دیا کہ:۔

"فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔"

(البقرہ)

کہ اگر اس کی مثال نہ لا سکو اور تم ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔

چنانچہ اس کے باوجود کہ چودہ سو سال گزر گئے کلام پاک کی کوئی مثال نہ آئی اور نہ آئے گی۔

"کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے"

قرآن مجید میں جس کثرت سے اللہ کا ذکر ہے کسی کتاب میں نہیں جو عظمت الٰہی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ کتاب لاکھوں آدمیوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اگر دنیا کے تمام نسخے بھی جلا دیئے جائیں تو پھر بھی خدا کے فضل سے کلام پاک ہرگز ضائع نہیں ہوگا بلکہ فوراً تیار ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف برابر تیرہ سو برس سے اپنی تمام خوبیاں پیش کر کے ھَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور تمام دنیا کو بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی ظاہری صورت اور باطنی خواص میں بے مثل و مانند ہے اور کسی جن یا انس کو اس کے مقابلہ یا معارضہ کی طاقت نہیں۔ مگر پھر بھی کسی شخص نے اس کے مقابلہ میں دم نہیں مارا۔ بلکہ اس کو کم سے کم کسی سورۃ مثلاً سورۃ فاتحہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں [illegible] تو دیکھو اس سے زیادہ بدیہی اور کھلا کھلا معجزہ اور کیا ہوگا کہ عقلی طور پر بھی اس پاک کلام کو طاقت بشری سے بالاتر ہونا ثابت ہوتا ہے اور زمانہ دراز کا تجربہ بھی اس کے مرتبہ اعجاز پر گواہی دیتا ہے اور کسی کو بجز ذلت و خواری کے [illegible] حقاً اور تجربۃً [illegible] (

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی برائے دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱)	مکرم میاں محمد حیات صاحب حیات کراکری سٹور۔ گول بازار ربوہ	۱۲/۰۰ روپے
(۲)	" حفیظ اللہ صاحب المساجد فرنیچر ہاؤس	۱۲/۰۰ "
(۳)	" ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب حفیظ ڈسپنسری	۱۲/۰۰ "
(۴)	" محمد نسیم صاحب ہیئر ڈریسر	۱۲/۰۰ "
(۵)	" خلیل الرحمٰن صاحب نیشنل الیکٹرک سٹور	۱۸/۰۰ "
(۶)	" راجہ منیر احمد صاحب راجہ ہومیو	۱۵/۰۰
(۷)	" ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر راجہ ہومیو	۶۰/۰۰
(۸)	" عزیز اللہ صاحب طاہر	۱۲/۰۰
(۹)	" ملک عبدالرفیق صاحب	۶۰/۰۰
(۱۰)	" نعیم الرحمٰن صاحب	۲۰/۰۰
(۱۱)	" منیر احمد صاحب	۱۲/۰۰
(۱۲)	" مبشر احمد صاحب	۱۸/۰۰
(۱۳)	" انیس احمد صاحب	۱۲/۰۰
(۱۴)	" منظفر احمد صاحب	۱۰/۰۰
(۱۵)	" ظفر پرویز صاحب	۱۲/۰۰
(۱۶)	" اسماعیل صاحب بوٹ میکر	۱۰/۰۰
(۱۷)	" چوہدری خان محمد صاحب گوندل کراکری سٹور	۵۳/۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسابقت کی روح پیدا کریں!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"میں نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تین الگ الگ جماعتیں قائم کی ہیں تاکہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی نقل کا مادہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ بچے بچوں کی نقل کریں۔ نوجوان نوجوانوں کی نقل کریں۔ اور بوڑھے بوڑھوں کی نقل کریں۔ جب بچے، نوجوان اور بوڑھے سب اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں گے۔ کہ ہمارے ہم عمر دین کے متعلق رغبت رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کی اشاعت کرتے ہیں وہ اصلاحی مسائل سیکھنے اور ان کو دنیا میں پھیلانے میں مشغول ہیں۔ وہ نیک کاموں کی بجا آوری میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں تو ان کے دلوں میں شوق پیدا ہوگا کہ ہم بھی ان نیک کاموں میں حصہ لیں اور اپنے ہم عمروں سے نیکی کے کاموں میں آگے نکلنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۴ء)

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "صلح حدیبیہ" الفاظ کی تعداد ۸ ہزار تا دس ہزار تک۔ آخری تاریخ مرکز میں پہنچنے کی ۳۱ر جولائی ہے۔ انعامات اول [illegible]، دوم ۵۰ اور سوم ۲۵ روپے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ اپریل/مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کے زیر اہتمام

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

۲۰ر فروری کو لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام ۱۰۴۔ الف ماڈل ٹاؤن میں یوم مصلح موعودؓ پر ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو محترمہ عابدہ فرحت صاحبہ نے خوش الحانی سے کی۔ پھر عہد دوہرایا گیا۔ اس کے بعد محترمہ کوکب عثمان صاحبہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پر۔ ایک چھوٹی بچی نے حضرت مسیح موعودؑ اور مصلح موعودؓ پر۔ محترمہ رشیدہ نورالدین صاحبہ نے "پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ اور ان کا پس منظر" پر۔ مسز وحید صاحبہ نے "مجموعی طور پر اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر"۔ چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم کی صاحبزادی جو ایک جرمن خاتون کی بیٹی ہیں نے اسی پیشگوئی کے بارے میں تقاریر کیں۔ جن سے بہنوں کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا۔ تقاریر کے درمیان میں چھوٹے بچوں نے درثمین سے اور دیگر نظمیں خوش الحانی سے سنا کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترمہ اختر السلام صاحبہ نے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے جو کہ ہمارے خیال میں ہر احمدی بہن کو زبانی یاد ہو جانے چاہئیں۔

بعد ازاں خاکسارہ نے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور یہ جلسہ ۵½ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرات کی تواضع چائے سے کی گئی۔

(بیگم غلام احمد۔ صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے ایک پرانے اور مخلص رکن سید نیاز حمید فیضی صاحب اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

فیضی صاحب مرحوم میرے بچپن کے دوست تھے۔ بچپن سے ہی جماعت کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ ۱۹۳۳ء۔ ۱۹۳۴ء میں مجلس انصار اللہ کے سیکرٹری نشر و اشاعت رہے۔ بعد میں سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ایک لمبا عرصہ نصرت گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کے منیجر رہے۔

مرحوم کی شادی حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ کی ایماء پر مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب اور مکرم سید بشیر احمد صاحب منیجر شفاخانہ خدمت خلق کی چچا زاد بہن سے ہوئی۔ آپ کا صرف ایک ہی لڑکا ہے جو اس وقت میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہے۔

گو مرحوم ایک عرصہ سے عارضہ قلب سے بیمار چلے آرہے تھے لیکن تاہم ان کی صحت اچھی تھی۔ صرف چلنے پھرنے میں احتیاط سے کام لیتے تھے۔ تین دن تکلیف زیادہ ہوئی اور آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی بیوہ اور بچے کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(حکیم سید عبدالغفور حاذق۔ پوسٹ بکس ۲-۵۔ لاہور)

"قرآن زندہ کتاب ہے" ۔ بقیہ صفحہ ۵

بپایۂ ثبوت پہنچ چکی ہے
نامنظور ہے اور اپنے
علم اور ہنر پر نازاں ہو۔
یا دنیا میں کسی ایسے بشر
کی انشاء پردازی کا قائل
ہو کر جو قرآن شریف کی
طرح کوئی کلام بنا سکتا ہے
تو ہم جلیسا کر وعدہ کر چکے
ہیں کچھ زیادہ نمونہ حقائق و
دقائق سورۃ فاتحہ کے
لکھتے ہیں۔ اس کو چاہیئے
کہ بمقابل ان ظاہری و باطنی
سورۃ فاتحہ کی خوبیوں کے
کوئی اپنا کلام پیش کرے"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۳ حاشیہ)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی توفیق بخشے!

(آمین ثم آمین)

وصایا

ضروری نوٹ: — مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ۔)

مسل نمبر ۲۳۹۷۳۔

میں منور احمد بٹ ولد محمد انور بٹ صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ منور احمد بٹ ولد محمد انور بٹ صاحب C/O احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳

گواہ شد۔ صغیر احمد حبیب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۲۲۸۷ علیگڑھ کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۴

میں عبد الخالق خالد ولد غلام باری سیف صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ عبد الخالق خالد طالب علم M.B.B.S. قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور۔

گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد وصیت ۱۹۹۸۴ امیر ضلع بہاولپور۔

گواہ شد۔ مرزا مبارک احمد جنرل سیکرٹری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۵

میں DJALISAH W/O ISMAIL GELAR SOETAN عمر ۱۹ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۸ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی ۱۸۰ گرام

۲۔ حق مہر -/۲۱۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰۰۰ روپے ملکی ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ Djalisah جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اسماعیل گیلر سوطان جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اے۔ ایف بسوسیلو جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۶

میں مسز حمیدہ بیوہ زوجہ حمید احمد سکارجو پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی -/۲۲۵۰۰ روپے ملکی

۲۔ حق مہر -/۱۰۰۰۰ روپے ملکی

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۳۰۰۰ روپے ملکی ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسز حمیدہ پردہ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اے۔ ایف بسوسیلو جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ مسز بجننگ سیح۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۷

میں SUGININGSIH D/O WARBAPRADJA پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان -/۳۰۰۰۰۰۰ روپے ملکی

۲۔ فرنیچر وغیرہ -/۱۵۰۰۰۰ ″ ″

۳۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ ″ ″

جس کی اب قیمت -/۱۰۰۰۰ ″ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ Suginingsih جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اڈنگ عباس۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ حامد احمد سکارجو۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۸

میں اے۔ ایم۔ سوطان عالم سیاح ولد رحا الیاس مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰۰۰ روپیہ انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اے۔ ایم سوطان عالم سیاح جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ سیام سوپل باہری جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ گنادان جیا پراواٹرہ۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

پتہ درکار ہے

مکرم ضیاء الحق صاحب آف دوالمیال وصیت نمبر ۱۱۱۸۰ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو (یا موصی خود یہ اعلان پڑھے) ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

(مینیجر الفضل)

ماہنامہ خالد ربوہ ماہ مارچ ۱۹۷۹ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ خالد ماہ مارچ ۱۹۷۹ء مورخہ ۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو پوسٹ کیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ و شکریۂ احباب

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

۱۹۵۹ء میں جب حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیماری کا دوسری بار شدید حملہ ہوا تو احبابِ جماعت جن کو اپنے پیارے امام سے انتہائی محبت اور عقیدت تھی انہوں نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شدید بیماری کے پیشِ نظر دھڑا دھڑ صدقات کی رقوم بھجوانی شروع کیں کہ ان رقوم سے جانور صدقہ کر دئے جائیں۔ اُس وقت خاکسار کے ذہن میں ایک حدیث آئی کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تم صدقات دو اور ایسے لوگوں کو دو جو اسی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اس ارشادِ نبوی کے پیشِ نظر خاکسار نے اخبار الفضل میں تحریک کی۔ دوست حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی شدید بیماری کی وجہ سے صدقات بھجواتے ہیں بے شک جانور بھی صدقہ کئے جائیں مگر اکثر غریب و نادار مریضان جو بوجہ مُفلسی اپنا علاج نہیں کروا سکتے ان کے علاج کے لئے ایسی صدقات کی رقوم فضلِ عمر ہسپتال میں بھجوائی جائیں تاکہ ایسے مستحق لوگوں کا مُفت علاج کیا جا سکے۔ خاکسار ایک نہایت حقیر اور عاجز بندہ ہے مگر سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غریب اور مستحق بندوں کے علاج کے لئے خاکسار کے دل میں بات ڈالی تھی چنانچہ ۱۹۵۹ء سے احبابِ جماعت نے حسبِ استطاعت اس تحریک میں دل کھول کر حصّہ لیا اور اس وقت سے اب تک جبکہ بیس سال گزر چکے ہیں احباب باقاعدگی سے اس تحریک میں حصّہ لے رہے ہیں۔ صدقات کی جو رقوم آتی ہیں وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت میں جمع ہوتی ہیں۔ اسی طرح بلا واسطہ فضلِ عمر ہسپتال میں جو رقوم اس مد میں آتی ہیں وہ بھی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع ہوتی ہیں۔ ان رقوم سے مستحق غریب مریضوں کا علاج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ یہ رقوم ان کے علاج یا تشخیص کے اخراجات یا ان کی مناسب غذا (اگر ضروری ہو) پر خرچ ہو رہی ہیں ۱۹۵۹ء سے ہی باقاعدہ اس کا حساب ہسپتال میں رکھا جاتا ہے اور جو اخراجات ہوتے ہیں وہ بذریعہ چیک خزانہ سے نکلوائے جاتے ہیں نیز سال میں دو مرتبہ جب صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹرز ہسپتال کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں تو وہ اس مد کا بھی تفصیلی آڈٹ کرتے ہیں۔

اس تحریک پر بیس سال گذرنے پر اس عاجز حقیر کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے لبریز ہے کہ کس طرح اس نے خاکسار کے دل میں یہ تحریک ڈالی اور پھر اس میں بے حد برکت ڈالی۔ الحمد للہ ثمّ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار ان سب مُعطی حضرات کا جو اس مد میں رقوم بھجواتے رہے ہیں اور بھجوا رہے ہیں دل سے شکر گزار ہے۔ یہ عاجز نہایت حقیر انسان ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ان سب مُعطی حضرات کے لئے التزام سے دعائیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بچی عزیزہ عالیہ خانم کا نکاح عزیزم مکرم جمیل الرحمٰن خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف جمیس آباد کے ہمراہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء کو مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے مسجد المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز مغرب مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اگلے دن ۲۵ فروری کو تقریبِ رخصتانہ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خاکسار کے مکان پر تشریف لا کر دعا فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے برکت اور رحمت کا باعث بنائے اور مثمر بثمراتِ بنائے۔ آمین

(خاکسار انتصار اللہ خان ۱۲ دار البرکات ربوہ)

(۲) میرے بیٹے عزیزم سید محمد ریاض کا نکاح عزیزہ زبیدہ ناہید بنت منیر احمد صاحب زرگر سے بعوض مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے خوشیوں اور خیر و برکت کا باعث ہو۔

(سید الیاس شاہ۔ دستگیر سوسائٹی مکان نمبر ۱۱/۹ کراچی ۳۸)

مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے"

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مخلصینِ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم شیخ نسیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ فاروق احمد صاحب میہڑ ضلع دادو ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء کو اچانک وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت ٹھنڈے مزاج کے نہایت ہی ملنسار اور مخلص احمدی نوجوان تھے۔ جماعت کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے۔ جلسہ سالانہ میں نہ صرف خود ہی شریک ہوتے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لے جاتے اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگوں کی تقاریر ٹیپ کر کے واپسی پر دوستوں کو سناتے۔

صرف ۲۳ سال کی عمر میں یوں جلد جدا ہو جانا احبابِ جماعت کے لئے اور بالخصوص والدین کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین، بہن بھائیوں اور دیگر عزیزوں کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبد القدیر فیاض مربی سلسلہ احمدیہ مسن باڈو۔ لاڑکانہ۔ سندھ)

۲۔ میرے بیٹے عبدالمومن کو لاہور میں یکم مارچ کو ایک حادثہ پیش آیا اور وہ جنرل ہسپتال میں تین دن زیرِ علاج رہ کر ۴ مارچ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ۵ مارچ کو بعد از نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحوم نہایت فرمانبردار اور نیک بیٹا تھا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(میر عبدالواحد ریٹائرڈ ایس۔ پی ابن ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب افریقوی
حال مقیم شیخ پور ضلع گجرات)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی بی۔ اے ملک صاحب سابق چیف انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حال مقیم لندن مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۹ء بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے اپنے گھر واقع گلبرگ لاہور میں وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم چند روز پیشتر لندن سے آئے تھے۔ ان کی نماز جنازہ ۷ مارچ بروز بدھ بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار عبدالعظیم ملک نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی نانی جان کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ گذشتہ دنوں بذریعہ آپریشن ایک گلٹی (GLAND) نکالی گئی جس کے لیبارٹری ٹیسٹ کے نتائج کے بعد ڈاکٹروں نے فوری طور پر دوبارہ آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد الیاس منیر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)